اگر حدود کی سزاؤں کا خوف بھی جاتا رہا تو "حرامی معاشرہ" کی تحقیق کو کون روکے گا۔ ؟

منشیات کے بیوپاری انسانیت کے دشمن: موجودہ حکومت نے کلاشنکوف اور ہیروئن کلچر ختم کرنے کا اعلان کیا اس سلسلہ میں پکڑ دھکڑ کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے قطع نظر اس کے کہ کون پکڑا گیا اور کون نہیں —— ہمارا بس چلے تو ان منشیات فروشوں کے قبیلے کا ایک ایک فرد درختوں سے اُلٹا لٹکا دیں لیکن ؎

نا دیدنی کی دید سے ہوتا ہے خون دل
بے دست و پا کو دیدۂ بینا چاہیئے

حکومتی سطح پر جہاں مثبت کام ہوگا وہاں کچھ منفی کام بھی ہو رہے ہیں مثلاً جنرل ضیاء الحق مرحوم و مغفور کو منشیات کو عام کرنے میں ملوّث کیا جا رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ وہ گناہ ہے جو بہادر دشمن نہیں کیا کرتے۔ یہ ایسا ہی الزام ہے جیسے کوئی عجمی مردود یہ کہے کہ معاذ اللہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شراب پیتے تھے۔ اس سے کوئی قاری یہ نہ سمجھے کہ ہم نے ضیاء الحق کو حضرت عمر سے تشبیہ دی ہے بلکہ یہ اس لئے لکھا ہے کہ ایرانی دھرم کے پرچارک ایسی ہذیان بکتے ہیں اور جس طرح ان کا کہنا بکواس ہے اسی طرح یہ بھی لغو حرکت ہے جو انتقام کی انتہائی بھونڈی شکل ہے۔ پھر مرے ہوئے انسان سے انتقام لینا کیا بہادری ہے ؟ جو لوگ اس ذلیل دھندے میں ملوّث تھے یا ملوّث ہیں اور دندناتے پھرتے ہیں ان کی وڈیو کیسٹ ٹی وی پر دکھائی جائے تو کوئی بات بھی ہے۔ یہ بھی کیا کہ " مرے کو مارے شاہ مدار" —— بالفرض اگر خدانخواستہ جنرل صاحب مرحوم اس قبیح جرم کے مرتکب تھے بھی تو وہ عالمِ آخرت کو سدھار گئے جو زندہ ہیں اور انسانیت کے قتل کے گھناؤنے جرم کے مرتکب ہیں اور با اختیار لوگ حتیٰ کہ عوام بھی ان خبیثوں سے آگاہ ہیں، حکومت انہیں کیوں نظر انداز کر رہی ہے —— ؟ جبکہ صورتِ حال یہ ہے کہ وہ اب بھی کسی نہ کسی پہلو سے اقتدار کا حصہ ہیں حکمران بتا سکتے ہیں کہ ان سے صرفِ نظر کی وجہ کیا ہے —— ؟

پروفیسر طاہر القادری صاحب: جناب طاہر القادری صاحب بریلوی مسلک کے حنفی مسلمان ہیں۔ کئی برس سے وہ منہاج القرآن کے نام خوش نام سے احیاءِ دین کا معقول و منضبط کام کرتے چلے آ رہے ہیں جس سے خواص و عوام کو بہت فائدہ ہوا اختلافی مسائل سے قطع نظر انہوں نے اعتدال کی راہ بہر حال اپنائے رکھی۔ مگر جانے کس کی نظر کھا گئی انہیں کہ وہ قرانی منہاج کو چھوڑ